صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 2 جنوری 2012ء بمطابق 7 صفر 1433 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَرَبُّکَ یَخلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَختَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الخِیَرَۃُ سُبحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشرِکُونَ0 وَرَبُّکَ یَعلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُورُھُم وَمَا یُعلِنُونَ0 وَھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الحَمدُ فِی الاُولٰی وَالاٰخِرَۃِ وَلَہُ الحُکمُ وَاِلَیہِ تُرجَعُونَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم۔

(ترجمہ): اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) برگزیدہ کرلیتا ہے۔ ان کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ یہ جو شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک وبالاتر ہے۔ اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو جانتا ہے۔ اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اُسی کی تعریف ہے اور اُسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، چونکہ یہاں پر ایک تو ہمارے جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں یا منسٹرز ہیں، ان کو بھی اگر پابند کیا جائے کیونکہ یہاں پر پوری قوم کی بڑی رقم خرچ ہو رہی ہے اسمبلی اجلاس پر اور میرے خیال میں ابھی بالکل کوئی توجہ نہیں دے رہا اس سیشن پر، تو اس کیلئے بھی میری درخواست ہے کہ چونکہ روزانہ یہ ٹی اے / ڈی اے اور اخراجات بہت زیادہ ہیں اور ان کو پابند کیا جائے کہ یہاں پر لوگوں کے مسائل ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر پورے صوبے میں بہت تکلیف ہے جی، دو تین مسئلے ہیں جو کہ بڑے اہم ہیں اور لوگ ابھی گورنمنٹ سے بالکل مایوس ہو رہے ہیں۔ مجھے اندازہ ہے کہ اگر مایوسی حد سے زیادہ ہو جاتی ہے تو پھر لوگ جو ہیں، وہ انتقام پر نکل آتے ہیں اور اس میں سب سے پہلے ابھی دوبارہ جو مسئلہ ہے، وہ بجلی کی لوڈشیڈنگ کا ہے۔ چونکہ ابھی نہ مسجدوں میں پانی ہے وضو کیلئے، نہ کسی کے گھر میں ٹینکی کو ادھر پانی جاتا ہے اور نہ نہانے کیلئے اور نہ وضو کیلئے ہے اور ابھی تو حال یہ ہے کہ پینے کے پانی کا بھی اس طرح مسئلہ ہے کہ پینے کیلئے بھی لوگ باہر جا کر اور گاڑیوں میں اور ڈبوں میں پانی لاتے ہیں، انتہائی تکلیف ہے اور دوسرا جی یہاں پر گیس کے پورے صوبے میں سارے سی این جی جو آٹھ سو ہیں، وہ بھی ہڑتال پر ہیں اور گھروں میں بھی گیس بالکل ابھی نہیں آ رہی ہے اور لوگوں کو شام کے وقت کھانا پکانے میں بڑی تکلیف ہے کہ ہم کھانا ٹھیک طرح سے تیار کر لیں۔ یہ دونوں چیزیں جو ہیں، یہ ہماری پیداوار ہیں جی، بجلی بھی اس صوبے کی پیداوار ہے اور گیس بھی اس صوبے کی پیداوار ہے اور تقریباً ابھی ہمارے کوہاٹ اور کرک کی جو گیس کی پیداوار ہے، وہ خیبر پختونخوا کی ضرورت سے دس گنا زیادہ ہے جی، اور آپ کو بھی اس کا علم ہے۔ ابھی گیس ہماری ہے، بجلی بھی ہماری ہے اور حال اس طرح سے ہے کہ ہم اپنے گھروں میں جب جاتے ہیں تو اپنے گھر والوں سے بھی شرماتے ہیں کہ جب وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور یہاں پر معزز اراکین اسمبلی ہمارے جو منسٹرز ہیں، وہ ابھی اپنے حلقوں میں نہیں جا سکتے، وہاں پر جب جاتے ہیں تو لوگ ان کا دائرہ تنگ کر لیتے ہیں کہ آپ کو ہم نے ووٹ دیا ہے، آپ ہمارے ذمہ دار ہیں، خدا کیلئے، ابھی لوگوں کے ذہن سے بالکل حکومت جو ہے، وہ نکل رہی ہے کہ یہاں پر حکومت ہے بھی، اس

صوبے کا کچھ نظام بھی ہے؟ تو اسی حوالے سے جی، بڑے ادب کیساتھ پہلے بھی آپ نے مہربانی کی تھی اور یہاں پر آپ نے چیف ایگزیکٹیو کو بلایا تھا اور وہاں پر ایم پی ایز کے کافی مسائل حل ہوئے اور وہاں ان کو پتہ بھی چلا کہ یہاں پر اس صوبے میں پوچھنے والا تو کوئی ہے۔ میٹنگ بھی ہوئی اس کا کچھ ریزلٹ ابھی اچھا نکلا لیکن ابھی جو صورتحال ہے، وہ جی اتنی مایوس کن ہے کہ خود بھی عوام آپ کے پاس آتے ہیں، آپ حلقے میں جاتے ہیں اور ابھی جو حدود ہیں، وہ بالکل Cross ہوئے ہیں اور لوگ بڑے مجبور ہیں اور میں تو ڈرتا ہوں کہ اس طرح نہ ہو کہ پورے صوبے کے لوگ نکل کر واپڈا کے دفاتر پر، گرڈ سٹیشنز پر اور سوئی گیس کے جو دفاتر ہیں، ان کو جلائیں گے، ان پر حملے کرینگے، اس نوبت تک۔ دوسری چیز جو ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ مختلف قسم کے عذاب میں ہیں، وہ سیلاب کی بھی ایک ضلع کو جب دوسری قسط اخبار میں آجاتی ہے بیس ہزار روپے تو سیلاب کے جتنے بھی اضلاع ہیں، وہ پورے پھر اس کیلئے بیٹھ جاتے ہیں کہ میرے ضلع میں بھی سیلاب آیا ہے۔ ابھی جی، میں بنوں گیا تھا، وہاں پر لوگوں نے روڈوں پر میری گاڑی بلاک کی اور آگئے کہ دوسرے ضلعوں میں دوسری قسط مل رہی ہے لیکن نہ ابھی لکی مروت میں دے رہے ہیں، نہ کرک میں دے رہے ہیں، نہ کوہاٹ میں، جو ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس ہیں، ان میں بھی دوسری قسط نہیں ہے تو اس طرف کے لوگ تباہ حال ہیں سیلاب سے۔ تو یہ تین بڑے اہم مسئلے ہیں جن پر آپ سے خصوصی ہماری درخواست ہے کہ گورنمنٹ اس کو متوجہ کریں کہ اس کیلئے کچھ میکینزم بنادے جی۔ ہمارے سارے سی این جی سٹیشنز ابھی بند ہو جائیں گے، ابھی ہڑتال بھی اس طرح ہے کہ پوری گاڑیوں کی ٹریفک کا جو نظام ہے، وہ ابھی سی این جی میں سے ہے، کوئی دوسرا طریقہ بھی نہیں ہے تو اس سلسلے میں آپ سے گزارش ہے اور میری حکومت سے بھی گزارش ہے کہ اس پہ خصوصی توجہ دیدے کیونکہ لوگ بڑی تکلیف میں ہیں، بڑے مجبور ہیں اور ان لوگوں کا کچھ خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، میاں افتخار حسین۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، دا یو مشر وو د اپوزیشن د طرف نہ، ھغوی خبرہ اوکڑہ، میاں صاحب بہ اوس جواب ورکڑی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ مہربانی۔ اکرم درانی صاحب نے جو نشاندہی کی ہے، سب کو پتہ ہے کہ بجلی کے حوالے سے اور گیس کے حوالے سے تو ہر

روز مشکل میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں پہ جو بھی قدرتی وسائل پیدا ہوتے ہیں تو اسی صوبے کا اس پہ حق ہے، نہ جانے ہماری ضرورت سے زیادہ ہم بجلی بھی پیدا کر رہے ہیں اور گیس بھی زیادہ پیدا کر رہے ہیں اور خود ہی آئینی حق ہمیں حاصل ہے، اس کے باوجود بھی اس پر عمل نہیں کیا جاتا، یہ ایک نہایت افسوس کی بات ہے اور یہ افسوس اسلئے کیا جاتا ہے کہ آئین سب سے بالا تر ہے، نہ وہ حکومت کے حوالے سے نہ اپوزیشن کے حوالے سے، اس میں بنیادی حقوق ہوتے ہیں اور وہ بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے تو اس حوالے سے اس پر من وعن عمل کیا جائے تو یہ مسائل پھر سر نہیں اٹھائیں گے۔ تب شکایت بنتی ہے کہ اپنے حصے سے زیادہ بجلی کے حوالے سے تو سب کو پتہ ہے، ہماری گیس کی پیداوار دس پرسنٹ ہے اور ہماری ضرورت ہے چار پرسنٹ، چار اور پانچ کے درمیان میں ہے تو اگر ہماری ضرورت سے نصف زیادہ ہے تو پھر ہمیں یہ مصیبت کیوں جھیلنا پڑ رہی ہے؟ یہ مصیبت اس لئے کہ یہ تو ہم پلاننگ بھی نہیں کر رہے، نہ ہم نے بجلی کے حوالے سے پلاننگ کی ہے اور نہ گیس کے حوالے سے اور بدقسمتی سے یہ دونوں محکمے مرکز کے پاس ہمیشہ سے چلے آ رہے ہیں اور amendment 18^{th} کے بعد اب صوبوں کے اختیار کو کسی حد تک اس میں قبول کر لیا گیا ہے، لہذا اس حوالے سے عدالت کا فیصلہ بھی ہے، لوگ گئے ہیں اور بنیادی حقوق کی بنیاد پہ عدالت گئے ہوئے ہیں اور عدالتی فیصلہ بھی یہ ہے کہ جہاں پر گیس پیدا ہو رہی ہے تو ان کی ضرورت کو پورا کیا جائے تب بعد میں کسی اور کو مہیا کیا جائے، لہذا یہ ہم کوئی نئی بات نہیں کر رہے۔ ہم اس ملک کے باسی ہیں، ہم تمام کے تمام برابر ہیں لیکن خدارا ہمارا صوبہ جتنی مصیبت سے گزر رہا ہے، جو ہمیں مصیبت کا سامنا ہے، اس کی بنیاد پہ ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ آئینی تقاضوں کو پورا کیا جائے اور ہماری بجلی جو یہاں پر ہے، جب ہم سے اضافی ہو تو پھر ان کو دی جائے۔ یہاں پر لوڈ شیڈنگ بھی نہیں ہونی چاہیئے لیکن اگر ملک میں ایک مصیبت ہے تو اس لوڈ شیڈنگ کو اگر وہ کرنا بھی چاہیں تو کم سے کم وہ شیڈول کے مطابق جو لوڈ شیڈنگ کا اعلان کرتے ہیں تو پھر شیڈول کے خلاف لوڈ شیڈنگ کیوں کی جاتی ہے؟ لہذا واپڈا کے حکام کے اس رویے کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور ہم ساتھ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک عوامی حق ہے، انسانی بنیادی حقوق کی بنیاد پہ، لہذا اگر واپڈا Violation کر رہی ہے تو ہم کسی طور واپڈا کا تحفظ نہیں کر سکتے، چاہے وہ لاکھ حکومت کا ادارہ ہو لیکن ہم حکومت کے اس ادارے کو سپورٹ نہیں کر سکتے جو کہ عوام کا تحفظ نہ کر سکے اور عوام کے حقوق کے منافی کام کر رہا ہو اور یہی پوزیشن سوئی گیس کی بھی ہے، لہذا میں اسی بنیاد پہ کہ درانی صاحب نے جو بات کی ہے، یہ سارے صوبے کی آواز ہے، یہ تمام لوگوں کی آواز ہے، اس پر عمل

کرنے میں ہم اپوزیشن کے ساتھ ہیں اور ہم ایک ہیں، اس پر اگر کوئی قرارداد بھی لانا چاہیں تو مشترکہ قرارداد کیلئے بھی ہم تیار ہیں کیونکہ یہ بات ہم ہزار بار کر چکے ہیں لیکن یہ بات ہم چھوڑیں گے تب تک نہیں جب تک کہ ہمیں یہ حقوق مل نہیں جاتے اور سپیکر صاحب، حقیقت یہ ہے کہ ہر روز سڑکوں پر نکل آنا، ہر روز احتجاج کرنا، اب لوگوں کا وہ بھی بس میں نہیں ہے، اگر وہ بس میں ہوتا تو شاید وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر دیتے۔ غربت کے ستائے ہوئے لوگ ہیں، دہشتگردی کے ستائے ہوئے لوگ ہیں، پھر وہ جب آ کے اپنے ایک دو تین روز ضائع کرتے ہیں، روزگار چھوڑ کے جب وہ احتجاج کرتے ہیں تو گھر کو چلانے کیلئے ان کے پاس کچھ نہیں رہتا، لہذا یہ بھی تصور نہ کیا جائے کہ کوئی احتجاج نہیں کر رہا تو لوگ خوش ہیں؟ لوگ مصیبت میں ہیں، لوگوں کو تکلیف ہے، اگر کسی طور احتجاج نہیں ہو رہا تو غربت کے مارے نہیں ہو رہا، مجبوری کے مارے نہیں ہو رہا، لہذا ہم ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن کو یہ مصیبت ہے اور اکرم درانی صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا اور یہ تمام اسمبلی کا مشترکہ مسئلہ ہے، صوبے کا مسئلہ ہے اور ہم اسی میں ان کا ساتھ بھی دے رہے ہیں اور یہی ہماری اپنی آواز ہے۔ وطن کارڈ کے حوالے سے انہوں نے بات کی، بالکل یہ فیصلہ ہے اگر ہم بنوں تک نہیں پہنچے، مجھے یاد نہیں پڑتا تو یہ افسوس ہے لیکن جہاں جہاں ہم نے ایک دفعہ ایک قسط دی ہوئی ہے تو تمام صوبے کو ہم دو قسط مزید دینگے۔ جس ضلع کو نہیں پہنچے، ان کو بھی پہنچایا جائے گا اور پھر اس حوالے سے کہ جو دوسری قسط دی جائے گی، اس کیلئے تو ان کو آنا پڑتا ہے لیکن تیسری قسط کیلئے کسی بھی ضلع کے فرد کو آنا نہیں پڑیگا بلکہ خود بخود اس کے بینک میں وہ قسط جمع کی جائے گی، لہذا اگر وہاں پر کچھ محرومی پیدا ہوئی بھی ہے تو ہم اس کا ازالہ کرتے ہیں اور ان کو یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ جس طرح دیگر اضلاع میں دوسری قسط ادا کی گئی ہے، اسی طرح بنوں میں اور جہاں جہاں جس ضلع میں ادا نہیں کی گئی ہے اور جن کا حق بنتا ہے، ان کو بھی ادا کی جائے گی۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں صاحب، میرے خیال میں یہ گیس اور بجلی کا مسئلہ نمٹانے کیلئے بہتر ہوگا کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے کہہ دیں کہ وہ پارلیمانی لیڈرز اور ان کو بھی بلائیں اور واپڈا کے حکام کو بھی اپنے دفتر میں بلائیں تو ادھر بیٹھ کر آپس میں، آپ جس وقت بھی کہیں گے تو درانی صاحب کی سربراہی میں ساری اپوزیشن اور ان کے بڑے مشران سارے وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر میں یا اس کے گھر میں ان کی ایک تفصیلی میٹنگ ہونی چاہیئے، اس کا بندوبست کیا جائے۔ تھینک یو جی۔ ابھی 'کونسچنز آور' ہے، 'کونسچنز آور' سے پہلے درانی صاحب کو ذرا موقع دیا، وہ Important issue پہ تھا اور اس پر آگے عمل کیا جائے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر32۔

جناب سپیکر: جی۔

* 32 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر بین الصوبائی رابطہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا صدر پاکستان کے ڈائریکٹیوز پر عملدر آمد یقینی بنانے کیلئے ضروری کارروائی کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سابقہ صدر پاکستان نے صوبے کے مفاد کیلئے جو ڈائریکٹیوز جاری کی ہیں، ان کی تعداد اور نقول کی ایک ایک کاپی فراہم کی جائے؛

(ii) ان احکامات میں کتنے احکامات پر عملدر آمد ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات وبین الصوبائی رابطہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) سابقہ صدر پاکستان نے صوبے کے مفاد کیلئے جو احکامات جاری کئے ہیں، ان کی تعداد 49 ہے جن کی نقول فراہم کی گئیں۔

(ii) ان احکامات میں سے صرف 24 احکامات پر مکمل عملدر آمد ہوا ہے جبکہ 22 احکامات زیر تکمیل ہیں اور تین احکامات پر تاحال عملدر آمد شروع نہیں ہوا۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں، یہ محکمہ بالکل نوزائیدہ ہے، انہوں نے جواب تو تفصیلی دیا ہے لیکن چونکہ یہ پاکستان کی شخصیات اور اعتبار سے پہلے نمبر کے آدمی کی ڈائریکٹیوز ہوتی ہیں، جب وہ کسی علاقے میں جاتا ہے تو لوگوں کی بہت ساری امیدیں ہوتی ہیں تو عام طور پر اس کو Pursue نہیں کیا جاتا جس سے ان ڈائریکٹیوز پر عمل نہیں ہوتا۔ میرے پاس جو تفصیل ہے، وہ 49 ڈائریکٹیوز کی ہے۔ اگر ان 49 ڈائریکٹیوز پر عمل درآمد ہو جائے تو بہت زیادہ ہمارے صوبے کو فائدہ ہوگا۔ یہ ایک غلطی کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے لکھا ہے سابقہ صدر، یہ لفظ 'سابقہ' غلط ہے 'سابق' ٹھیک ہے اور یہ اس 'سابقہ' تب ٹھیک ہوتا کہ وہاں خاتون صدر ہوتی۔ چونکہ ہمارے آئین میں صدر مرد ہوتا ہے تو جناب اس کی اصلاح کی

جائے۔ جناب سپیکر، میں چاہونگا کہ متعلقہ وزیر صاحب، میں نے بہت ساری تیاری کی ہے، اسکی نشاندہی وہ اپنے پاس نوٹ کرلیں، یہ ڈائریکٹیوز نمبر 2 پیج نمبر 2156 پہ یہ سپورٹس سٹیڈیم نوشہرہ کیلئے ڈائریکٹیو ہوئی تھی، صدر پاکستان نے جاری کی تھی اور اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ یہ صدر پاکستان سے میری مراد جنرل پرویز مشرف صاحب ہے۔ اسی طرح جی 8 جولائی 2005 کو 52 نمبر کی ڈائریکٹیو ہے کہ آپ تحصیل مستوج میں Truck able bridge بنائیں، یہ پیج نمبر 3 ہے، ایسا بھی نہیں ہوسکا اور ڈائریکٹیو نمبر 353 میں Linking road چترال اور گلگت، پیج نمبر 3 اس پر بھی عمل نہیں ہوا۔ ڈائریکٹیو نمبر 332 میں گیس کی فراہمی ہے سیدو شریف کیلئے اور مینگورہ کیلئے اور 30 جولائی 2005 کو اس کا اعلان ہوا ہے، صدر پاکستان نے کیا ہے اور ایسا نہیں ہوسکا۔ ڈائریکٹیو نمبر 9 پیج نمبر 334 تین سو بیڈ کا ہسپتال دیا گیا صوابی کو اور اس کا اعلان 30 جولائی 2005 کو ہوا ہے، اس پر بھی عمل درآمد ممکن نہیں ہوسکا اور پیج نمبر 11 پر سوات کیلئے کیڈٹ کالج ہے، اس کی لاگت ہے 432 ملین روپے اور اعلان ہوا تھا، 30 جولائی 2005 کو سیدو شریف کیلئے سپورٹس سٹیڈیم کا اعلان ہے، پیج نمبر 12 پر ڈائریکٹیو نمبر 373، 30 جولائی 2005 کو اعلان ہوا تھا اور ڈائریکٹیو نمبر 13 پیج نمبر 464 صوابی روڈ کی Improvement ہے جسکی لاگت ہے 540 ملین اور اعلان ہوا 20 جنوری 2006 کو، اس پر بھی عمل نہیں ہوسکا۔ صفحہ نمبر 14 پر آپ تشریف لے جائیں تو وہاں پر ڈائریکٹیو نمبر 465 ہے اور یہ صوابی میں اس کا اعلان ہوا پیہور ہائی لیول کینال کیلئے 20 جنوری 2004 کو اور یہی ڈی ایچ کیو ہسپتال صوابی کی اپ گریڈیشن کیلئے اعلان ہوا ہے۔ ڈائریکٹیو نمبر 468، 20 جنوری 2006 اور ابھی نامکمل ہے۔ چارسدہ کیلئے کیڈٹ کالج کا اعلان ہوا ہے اور یہ ڈائریکٹیو نمبر 473 ہے اور 400 ملین کا اعلان تھا، اس پر بھی کوئی عمل درآمد نہیں ہوا اور چترال کیلئے ڈائریکٹیو نمبر 555 صفحہ نمبر 19 ہائیڈرو پراجیکٹ کا اعلان کیا ہے، اس میں پانچ چھ سات فیز ہیں اور مشکل سے ایک کام انہوں نے شروع کیا ہے اور اسکی ابھی تک مزید کوئی بات نہیں ہوسکی۔ اس طرح چترال کیلئے کیڈٹ کالج کا اعلان ہوا ہے اور اسکا صفحہ نمبر 20 ہے، 8 جولائی 2004 کو شندور کے مقام پر اس کا اعلان ہوا تھا لیکن اسکی بہت زیادہ رفتار، یعنی اس کا کوئی وجود نہیں ہے اور میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے صدر پاکستان کا ایک اعلان، اس پر عمل درآمد تھوڑا سا یقینی بنادیا، یہ صفحہ نمبر 23 ہے اور ڈائریکٹیو نمبر 912 ہے، ہزارہ ایکسپریس کا اعلان ہوا ہے، مانسہرہ سے حسن ابدال تک میرے خیال میں اس کی رفتار انتہائی سست ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر پرائم منسٹر یہاں آتا ہے یا صدر آتا ہے تو ان کا آنا ایک مشکل کام ہوتا ہے، وہ ہر

روز نہیں آ سکتے، پھر ہر ایک گورنمنٹ کی ایک ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس سے فائدہ لے۔ اب یہ بات میرے لئے جواب میں کافی نہیں ہوگی کہ چونکہ بعض اعلانات ایم ایم اے کے دور میں ہوئے تھے، نہیں یہ مشترکہ ہماری ملکیت ہوتی ہے۔ صدر جب آتا ہے تو اس کو Pursue کیا جاتا ہے اور ہمارے بہت سارے کام Pursue، یہ جو میں نے آپ کے سامنے تیاری کے ساتھ بات کی ہے جناب سپیکر، یہ اربوں روپے ہیں لیکن اس کو Pursue نہیں کیا گیا اور اس کو سرخ فیتے کی نذر کر دیا گیا، کہیں فیزیبلٹی رپورٹ، کہیں کیا، تو میں چاہونگا کہ ایک نیا محکمہ آیا ہے اور محکمے نے اس کو Pursue کیا ہے، جب سے یہ آیا ہے، میں اس کو مانتا ہوں، میں یہ چاہونگا کہ میاں افتخار حسین صاحب جہاں انکی بہت ساری مصروفیات ہیں، وہاں اس صوبے پر یہ رحم بھی کریں اور ذرا زیادہ توجہ دیں۔ شکریہ جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اگر اجازت ہو؟

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، سپلیمنٹری۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی جناب سپیکر صاحب، اس میں-----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، ما خبره کوله.

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زه وایمه چه مولانا صاحب خو دومره اوږد تقریر اوکړو، پکار دا ده چه نوټس ورکړی، دا د ډسکشن ته لاړ شی. دومره اوږد تقریر ئے اوکړو خدائیګو زه خو پوهه نه شوم چه دوئ څه وائی، نو دا به څنګه جواب ورکوؤ نو دغه شان ضمنی کوئسچن خو دومره نه وی؟ نو پکار دا ده چه نوټس ورکړی او د ډسکشن د پاره د Accept کړے شی.

جناب سپیکر: دا خو د مولانا صاحب کمال دے، مفتی صاحب ګنی هغه د میاں صاحب محکمے ورته کهلاؤ جواب ورکړے دے چه دومره شوی دی او دومره نه دی شوی.

سینیئر وزیر (بلدیات): خو دومره اوږد تقریر خدائیګو زه پرے پوهه نه شوم چه پته نه لګی چه ده څه اووئیل؟

جناب سپیکر: نو دا فن خطابت، دا خو کمال وی هر سړی کښے کنه.

سینیئر وزیر (بلدیات): نو زما خو دا خیال دے چه بس دے ، مخکښے دے Next Question ته لاړ شئ، دا خو بس مفتی صاحب تقریر اوکړو او مونږ اومنل۔

جناب سپیکر: جی بس، دا ورسره بیا کښینئ، مفتی صاحب میاں صاحب سره یواځے کښینه او دا خبرے ورسره تولے ډسکس کړه۔ جناب مفتی کفایت الله صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر!ایک منٹ مجھے دیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں نے سپلیمنٹری ابھی نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر: انکا ابھی سپلیمنٹری کوئسچن ہے، سپلیمنٹری کوئسچن ہے لیکن اتنا لمبا سپلیمنٹری کوئسچن نہیں ہونا چاہیئے۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ کوئسچن نمبر ہے 32، تو یہ جی مفتی صاحب نے جو سوال دیا، بڑا Important سوال ہے۔اس میں 49 ڈائریکٹیوز ہوئی ہیں اسلئے صرف کاپی انہیں دے دی ہے موور کو ہمیں کوئی کاپی نہیں دی ہے چونکہ یہ پراپرٹی ہو جاتی ہے اسمبلی کی۔اسمبلی کی پراپرٹی ہوتی ہے تو ہمیں بھی کچھ علم ہو جاتا کہ کونسا ڈائریکٹیو ہے تو اس کی ہمیں بھی کاپی ملنی چاہیئے تھی۔ایک بات جی۔دوسری بات یہ ہے کہ مفتی صاحب بڑے سچے آدمی ہے جی،انہوں نے اپنی گورنمنٹ کی بھی نااہلی ثابت کی کہ یہ ڈائریکٹیوز سب انکے گورنمنٹ میں ہوئی ہیں اس وقت پر Implement نہیں ہوئیں اور ساتھ ہی اس گورنمنٹ کی بھی کہ اس نے بھی کچھ نہیں کرایا۔تو دیکھیں کتنے اچھے اپوزیشن کے میرے بھائی ہیں۔کتنے اچھے لہجے میں بات کی،تو اس میں جی، لیکن اس کی یہ کاپی ہمارے ساتھ نہیں ہے کیونکہ یہ تو ہمیں بھی کاپی ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ایک کاپی لودھی صاحب کو provide کی جائے یہ میری والی کاپی لے جائیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر مونږ ته هم کاپی نه ده ملاؤ شوے۔ مونږ هم په دے خبره کوله۔

جناب سپیکر: بس دے ، بس ختم شو۔ هغه منسټر صاحب اومنله ډیټیل ډسکشن له مو دغه.....

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر ، زه عرض کومه۔ جناب سپیکر صاحب دا محکمه تفصیل مونږ ته رالیږی خو د یو کوئسچن سره هم چه کوم تفصیل وی هغه ممبرانو ته نه Provide کیږی نو مونږ ته د هغے څه پته نه لګی، نو دا مے ګزارش دے چه

ټول وزراء د خپلو محکمو ته ډائريکټيوز ايشو کړی چه هر ممبر ته د د دے کاپی ورکوی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپيکر، اول خو دا چه که چا ته کاپی نه وی ملاؤ نو پکار دے چه بيا ورته مکمل کاپی ملاويږی، دا بيله خبره ده چه دوئ دا سے سوال اوکړی چه تش هغه کاغذونه چه هم راغونډه وی نو د محکمے هغه مسئله پرے حل کيږی خو بهرکيف دا يو کار چه کول غواړی نو چه د چا هم کوم کوم پکار وی نو پکار ده چه هغوی ته پورا کاغذات ملاؤ شی۔ بالکل مفتی صاحب چه کومه خبره اوکړه، ډير ټهيک خبره ئے کړے ده خو د هغے سره لږ وضاحت لازم دے۔ يو خو دا چه يو کم پنځوس احکامات، ډائريکټيوز جاری شوی دی۔ په هغے کښے درے دا سے دی چه په هغے عمل نه دے شوے، دا کوم چه دوئ ياد کړو دا تفصيلات دی د Implementation خپل خپل طريقه کار وی، بعض Slow وی بعض تيز وی، بعضے يو ځائے کښے سل ځيزه منظور وی، دوه پکښے شوی وی او دوه کم سل پاتے وی۔ دا هم په پراسس کښے وی نو په ځائے د دے چه هر يوه خبره چه ګنی دا هم نه دے شوے دا هم نه دے شوے، لکه مثال دوئ د سوات کيډټ کالج اووئيل، هغه شروع شوے هم دے او خلقو پکښے داخله هم اغستے ده خو ده هغه زوړ کاغذ راغستے دے چه نه دے شوے۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دوئ وائی چه نه دے شوے۔

وزیر اطلاعات: نه جی، نو زه تاسو ته وايم کنه جی، ما هم لږ واورئ کنه، ته خو په تفصيل واوره کنه۔ چه کوم نه دی شوی نو هغه يو د نوښار سپورټس سټيډيم نه دے شوے، د سيدو سوات سپورټس سټيډيم نه دے شوے او د چارسدے د بجلئ د نظام د بهتر کيدو د پاره چه کوم ډائريکټيوز جاری شوی وو، دا نه دی شوی۔ د هغے وجوهات شته دے، د نوښار د سپورټس۔۔۔۔

جناب غلام محمد: نور هم ډير نه دی شوی۔

وزیر اطلاعات: زه درته وايم چه هغه به په پراسس کښے وی، ته دا غواړے چه اونه شی۔ چه کوم په پراسس کښے وی، هغے ته خو به انتظار کوی، دا خو پائپ لائن

دے۔ تر اوسه پورے چترال دغه روان دے ، لږه گزاره کوئ خو بهرکیف زه د دے د پاره وئیل غواړمه چه دا وضاحت چه څه Implementation process کښے دی او څه شوی نه دی نو هغه د نوښار سپورټس سټیډیم نه دے شوے ځکه په هغے کښے د زمکے د نه پیدا کیدو په وجه، چه زمکه نه وه او اوس شفټ شوی ده او د هغے د پاره نوی ځائے کښے زمکه گوری نو چه کله زمکه پیدا شی نو په هغے به Implementation اوشی۔ د سیدو شریف د دے زمکه وه خو کار پرے ځکه نه وو شوے چه د دهشت گردئ لهر دومره تیز وو چه کوم ټهیکیدار هغه کار اغستے وو، کولے ئے نه شو او بیا وروستو ریټونه ډیر زیاتیدل نو هغوی درخواست اوکړو چه دا تاسو کینسل کړئ او چه کله د کار کولو وخت راشی نو بیا ئے په هغه وخت کښے ټینډر کړئ چه د هغه وخت څه قیمتونه وی چه په هغه بنیاد باندے مونږ دا سټیډیم جوړ کړو۔ نو ټیکنیکل فالټ په وجه باندے دغه پوزیشن وو چه هلته کښے زمونږ د دهشت گردئ خبره وه البته د واپډا چه څنگه سابقه نظام خراب دے او دا اوسنے ئے خراب دے ، داسے دا راتلونکے مستقبل ئے هم ماته ټهیک نه ښکاری ځکه چه د چارسدے په حواله باندے پکار دا ده چه ډائریکټیو جاری شوے دے چه دوئ پکښے کار کړے وے ، تر اوسه په هغے باندے کار نه دے شوے۔ زه بیا هم مفتی کفایت صاحب له او ټولے اسمبلئ له دا Surety ورکوم او ډاډ گیرنه ورکوم چه مخکښے د دے چه که د دوئ په حکومت کښے نه دی شوی، هغه هم زمونږ کار دے ، که دے وخت کښے نه وی شوی هم زمونږ کار دے ، زمونږ شریک کار دے دا داسے خبره نه ده چه د یو وخت د بل وخت، دا قومی کار دے او په دے بنیاد باندے چه مونږ نه ځومره هم Pursue کیدے شی، مونږ به Persuasion کوؤ چه دا مسائل زر تر زره سر ته اورسی۔

Mr. Speaker: Again Question number, Mufti Kifayatulla Sahib?

مفتی کفایت اللہ: ما وئیل په دے باندے ډیټیل ډسکشن له نوټس را اولیږم؟

جناب سپیکر: هں؟

مفتی کفایت اللہ: څنگه چه بشیر بلور صاحب هم اووئیل۔

جناب سپیکر: نه نه، بس دے اوس خو ختمه شوه۔

مفتی کفایت اللہ: لږ به تیز شی کنه جی، دا کار۔

جناب سپیکر: هی؟

مفتی کفایت اللہ: لږ به نور Pursue شی۔

جناب سپیکر: په هغے نه تیزیږی جی، خپله به ئے Pursue کوئ۔ دا بل سوال نمبر بنا یه؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 33۔

جناب سپیکر: جی۔

* 33 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر بین الصوبائی رابطہ امور ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بعض وفاقی محکمے صوبوں کے حوالے ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کتنے اور کون کونسے محکمے صوبوں کے حوالے کئے جائیں گے؛

(ii) مذکورہ کتنے محکمے صوبوں کے حوالے ہو گئے ہیں اور کتنے باقی ہیں، نیز باقیماندہ محکمے کب تک صوبوں کے حوالے کئے جائیں گے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات و بین الصوبائی رابطہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) وفاقی محکموں سے کل اٹھارہ وزاتیں کلی یا جزوی طور پر صوبے کے حوالے کی جائیں گی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ وزارت خصوصی اقدامات (Special Initiative)۔

2۔ وزارت زکواۃ و عشر۔

3۔ وزارت بہبود آبادی۔

4۔ وزارت امور نوجوانان۔

5۔ وزارت لوکل گورنمنٹ۔

6۔ وزارت تعلیم۔

7۔ وزارت سماجی بہبود و خصوصی تعلیم۔

8۔ وزارت ثقافت۔

9۔ وزارت سیاحت۔

10۔ وزارت لائیو سٹاک وڈیری ڈیویلپمنٹ۔

11۔ وزارت ماحولیات۔

12۔ وزارت خوراک وزراعت۔

13۔ وزارت صحت۔

14۔ وزارت لیبر و مین پاور۔

15۔ وزارت اقلیتی امور۔

16۔ وزارت شماریات۔

17۔ وزارت کھیل۔

18۔ وزارت ترقی نسواں(Women Development) ۔

(ii) مذکورہ محکموں میں سے محکمہ شماریات کے علاوہ تمام محکمے صوبوں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال پکښے شته که مطمئن یئ؟

مفتی کفایت اللہ: نه جی، دیکښے ماشاءالله دوئ ډیر ښه کار کړے دے او زما سپلیمنټری دے چه هره محکمه چه هغه صوبے ته راځی نو د هغے قانون سازی کول پکار دی۔ دوئ خو ډیر اوږد لسټ راکړے دے چه دیکښے مونږ کلی یا جزوی طور باندے دا محکمے واغستے لیکن زما دے گورنمنټ ته درخواست دے چه هغوی د دے د پاره قانون سازی اوکړی چه د څه قسم پریشانی پکښے پیدا نه شی نو خیر دے جی۔

جناب سپیکر: بل سوال څه دے، سوال نمبر، سوال نمبر څه دے؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 47۔

جناب سپیکر: جی۔

* 47 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر اطلاعات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ علاقائی زبانوں (اردو، پشتو، ہندکو) کو فروغ دینے کیلئے مختلف اوقات میں تقریبات منعقد کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ زبانوں کے فروغ کیلئے کہاں اور کونسی تقریبات منعقد ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات وثقافت):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ صوبائی حکومت نے محکمہ ثقافت کے ایک مستقل ڈائریکٹریٹ آف کلچر کی عدم موجودگی میں فوری طور پر بحالی ثقافت اور صوبے میں بولی جانیوالی زبانوں کی ترویج و ترقی کے علاوہ یہاں کے فنکاروں اور قلم کاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے ایک تین سالہ سکیم کی منظوری دی جس کا دورانیہ اکتوبر 2008 تا ستمبر 2011 مقرر کیا گیا لیکن عملی طور پر اس سکیم کیلئے فنڈ اپریل 2009 کو مہیا کیا گیا اور ستمبر 2011 تک اس سکیم کی کارکردگی کا عرصہ تقریباً تین سال پر محیط ہے۔ اس دوران سکیم کے تحت جو ادبی ثقافتی سرگرمیاں اور ادیبوں اور فنکاروں کی فلاح و بہبود سے متعلق جو منصوبے کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچا دی گئیں ہیں، انکی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) 14 اگست 2009 کو یوم آزادی کے موقع پر نشتر ہال پشاور میں صوبائی سطح کا ایک یادگار اردو، پشتو، ہندکو اور چترالی زبانوں پر مشتمل مشاعرہ منعقد کیا گیا۔

(2) دسمبر 2009 کو صوبہ سرحد خیبر پختونخوا کے بیس فنکاروں، موسیقاروں، گلوکاروں اور ادیبوں یا انکی بیواؤں کو ./72000 روپے فی کس کے حساب سے یکمشت مالی امداد فراہم کی گئی۔

(3) صوبائی حکومت کی ہدایت پر 5 فروری 2010 کو نشتر ہال پشاور میں یوم یکجہتی کشمیر کے حوالے سے ایک صوبائی سیمینار کا اہتمام کیا جس میں مقالوں اور تقاریر کے علاوہ پشتو، اردو اور ہندکو کے ممتاز شعراء نے اپنا منظوم کلام بھی پیش کیا۔

(4) خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے چودہ ممتاز شعراء ادباء نعت خواں، ڈرامہ آرٹسٹ، مصوروں اور گلوکاروں کو انکی آل راؤنڈ کارکردگی پر صوبائی وزیر ثقافت کے ہاتھوں مبلغ ./30000 روپے فی کس کے حساب سے کیش ایوارڈ دیئے گے۔

(5) 20 مئی 2010 کو خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کی بھونچال اور لرزہ خیز اور ناموافق حالات کی سراسیمگی ک فضاء میں خوشگوار تبدیلی لانے کیلئے ہنڈ میوزیم کمپلیکس صوابی میں ایک یادگار ادبی اور ثقافتی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کی پہلی نشست امن کے موضوع پر مقالوں اور اردو، پشتو، اور ہندکو مشاعرے پر مشتمل تھی جبکہ دوسری نشست میں ایک شاندار محفل موسیقی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کے

آغاز میں فنکاروں نے خیبر پختونخوا کا پہلا ترانہ بھی پیش کیا۔ اس شاندار تقریب میں خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے علاوہ مقامی لوگوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی اور اس کاوش کو بے حد سراہا جبکہ صوبائی وزیر اطلاعات میاں افتخار حسین اور اس وقت کے صوبائی وزیر ثقافت سید عاقل شاہ نے بھی اس تقریب میں خصوصی طور پر شرکت کی۔

(6) زبان و ادب، فنکاروں اور قلم کاروں کی ترقی و بہبود کی سکیم میں منظور شدہ پی سی ون میں بین الصوبائی دورہ سے فنکاروں، ادیبوں، شاعروں، آرٹسٹوں پر مشتمل ممتاز شخصیتوں کو سوات اور ملاکنڈ کا پانچ روزہ دورہ کرایا گیا اور سوات بھر کی ادبی اور ثقافتی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں کے ساتھ تقاریب کے علاوہ ان مسائل کے بارے میں ان سے تفصیلی گفتگو بھی ہوئی اور بٹخیلہ، مینگورہ، مدین، کالام، درش خیلہ اور کبل کے مقامات پر وہاں کی ادبی تنظیموں نے ڈیپارٹمنٹ ہذا کے اشتراک اور تعاون سے شاندار مشاعروں اور تقاریب کا بھی اہتمام کیا۔

(7) اس سکیم کے اجراء کے بنیادی مقاصد میں نادر اور مستحق ادیبوں اور شاعروں کی تخلیقات کو کتابی صورت میں اشاعت کا سلسلہ بھی شامل ہے جس کے تحت سال رواں جنوری 2011 میں تیرہ کتابوں کو زیور طباعت سے آراستہ کیا گیا۔

(8) 5 فروری 2011 کو یوم یکجہتی کشمیر کے موقع کی مناسبت سے نشتر ہال پشاور میں ایک روزہ سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں صوبائی وزیر اطلاعات، ثقافت اور بین الصوبائی رابطہ میاں افتخار حسین کے علاوہ حریت کانفرنس کے کشمیری رہنما شوکت علی بٹ نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی جبکہ اس موقع پر خیبر پختونخوا کے مختلف کالجوں یونیورسٹیوں اور جامعات کے طلباء اور طلبات نے کثیر تعداد میں شرکت کے علاوہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے "مذاکرات یا جنگ" کے موضوع پر بھرپور مباحثے اور تقاریر بھی کیں۔

(9) 16 فروری 2011 کو نشتر ہال میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے تقاریر اور نعتیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا۔

(10) 21 فروری 2011 کو مادری زبانوں کے عالمی دن کے حوالے سے پشاور پریس کلب میں وزیر اطلاعات و ثقافت کے زیر صدارت مادری زبانوں کی اہمیت پر ایک کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔

(11) متاثرین سوات اور سیلاب زدگان خیبر پختونخوا کے فنکاروں، شاعروں، ادیبوں، مصوروں، موسیقاروں اور ہنرمندوں کیلئے بارہ لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کی گئی۔

(12) یوم پاکستان کے حوالے سے 23 مارچ 2011 کو نشتر ہال پشاور میں ایک خصوصی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب (سیمینار) میں پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد ڈائریکٹر شیخ زید بن سلطان اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی نے نظریہ پاکستان کے موضوع پر اپنا کلیدی مقالہ پیش کیا۔ اسکے علاوہ اسلامیہ کالج، پشاور یونیورسٹی اور لاء کالج پشاور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات نے بھی یوم پاکستان کے حوالے سے تقاریر کیں۔ تقاریر اور مباحثے کے بعد یوم پاکستان اور آزادی کے موضوع پر ایک اردو، پشتو اور ہندکو مشاعرے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں صوبہ بھر کے 24 ممتاز شعراء نے حصہ لیا۔

(13) اس سکیم کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کی ایک معیاری کلچرل (ثقافتی) ڈائریکٹری کی اشاعت کے سلسلے میں بنیادی کوائف کے حصول اور طریقہ کار کیلئے ایک اعلی سطحی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں صوبہ بھر کے تمام بڑی زبانوں کے عالم، ادیب اور دانشور شامل ہیں اور ڈائریکٹری کے بارے میں صوبہ بھر کے مختلف اضلاع کے زبان وثقافت سے متعلقہ کوائف جمع کرنے کے سلسلے میں ایک ورکشاپ 19 اکتوبر 2011 کو نشتر ہال پشاور میں منعقد ہوا جس کی صدارت صوبائی وزیر اطلاعات وثقافت میاں افتخار حسین نے کی اور فیصلہ کیا گیا کہ یہ ڈائریکٹری ہر صورت میں اس سال کے آخر تک مکمل ہونا لازمی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: دیکښے جی یو سپلیمنټری دا دے، دوئ چه کوم جواب راکړے دے، هغه بنه تفصیلی جواب دے خو زما د سوال کولو یو مقصد وو، هغے طرف ته محکمے توجه نه ده ورکړے او هغه دا ده چه که دوئ پوهان او عالمان د ژبو راجمع کړی او دے سلسله کښے لږ نور Improvement اوکړی نو د هغے د اصلاح گنجائش شته. اوسه پورے چه کوم کار دوئ کړے دے هغه مناسب دے، هغے ته سړے بد نه شی وئیلے او زه محکمه Appreciate کومه لیکن هر یو کار کښے د اصلاح مزید گنجائش هم شته نو په دے سلسله کښے زما تجاویز دی، هغه به دوئ له زه زبانی ورکړم.

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: هغه خو مونږ خپل ځانی که تاسو، دوئ چه څنگه اشاره اوکړه مخکښے به په مخصوص علاقو کښے د مخصوصو ژبو Activities کیدل او مونږ چه راغلو نو مونږ د دے خبرے ارادتاً، مونږ دا کار کړے دے چه د ټولو ژبو خلق

مو او بیا چه کله مونږ دلته د ژبو خبره کوؤ نو دا یواځې د یو ژبې نه د خیبر پښتونخوا د ټولو ژبو او د ټول زمونږ چه کوم دا رنګین کلچر دې چه د هر ځائے د خپل خپل ګل خپله خوشبو ده، مونږ دا ټول خپل ګنړو د دې خاورې او په هر ځائے کښې چه د هرې ژبې خلق دی، د هغې خدمت به کوؤ او زه چه کله دلته سپیکر صاحب راغلم نو شاید چه د هندکو ژبې چرته کلچرل فنکشن داسې نه دے شوے لکه چه ما په نشتر هال کښې کړے دے او په دې نیت مې کړے دے چه د ژبو په تفاوت باندې مونږ د یو بل نه نفرت نه بلکه دا د خدائے طرف نه مونږ ته راکړے شوے ژبې دی، پکار ده چه مونږ کښې مینه او محبت سیوا شی، په دې بنیاد ما د دې آغاز کړے دے او مونږ په دې باندې بالکل عمل کوؤ او چه چرته چرته د اصلاح ضرورت وی، اصلاح به کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: محمود عالم صاحب 02-01-2012 تا 06-01-2012، قیصر ولی خان 02-01-2012 تا 10-01-2012، ملک قاسم خان خٹک صاحب 02-01-2012، رحیم داد خان 02-01-2012 اور 03-01-2012، منور خان ایڈوکیٹ 02-01-2012 تا 06-01-2012، ستارہ ایاز بی بی 02-01-2012، ڈاکٹر حیدر علی خان 02-01-2012، راجہ فیصل زمان صاحب 02-01-2012، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 02-01-2012، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب 02-01-2012، کشور کمار صاحب 02-01-2012، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی، مجریہ 2011ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa Judicial Academy Ordinance, 2011.

Mr. Wajid Ali Khan (Minister for Environment): Respected Speaker, on behalf of Law Minister, I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa Judicial Academy Ordinance, 2011 before the House.

Mr. Speaker: The Bill stands laid.

اختیاراتی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا علاقائی زبانیں مجریہ 2011ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional Languages Authority Bill, 2011 may be taken into consideration at once, honourable Minister.

میاں صاحب! یہ ابھی آپ کے حوالے ہوا، آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

Mian Iftikhar Hussain (Minister for Information): Mr. Speaker, on behalf of Minister for Elementary and Secondary Education, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional Languages Authority Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional Languages Authority Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Amendment in Clause 1 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 1 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دیکبنے دوہ امنډمنټس دی جی، یو خو Title کبنے دے جی، زه که اجازت وی وړومبے خو سر، دا کوم کلاز، سب کلاز ون دے جی، هغے کبنے زه Withdraw کومه جی۔

جناب سپیکر: دا Long title به اخر کبنے راشی جی، مخکبنے دا بل اووایئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنه ډیره بنه ده جی۔ سر، زه Withdraw کومه جی۔

جناب سپیکر: دا Withdraw کوئ؟ تهینک یو جی۔ The amendment withdrawn, original sub clause (1) of Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Saqibullah Khan, to please move his amendment in para (h) of Clause 2 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره زه ناست وومه جی او زه ډیره شکریه ادا کوم د ډیپارټمنټ او سیکرټری صاحب چه هغوئ مونږ سره دا هر یو امنډمنټ ډسکس کړے دے جی، دا زه Withdraw کومه جی۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original para (h) Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: First amendment, Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment.

د یکښے هم Withdraw کوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا دواړه امنډمنټس کلاز 3 کښے زه Withdraw کوم سر۔

جناب سپیکر: دواړه؟ ثاقب الله خان، ثاقب الله خان چمکنی، تاسو یو نوټس اوس را کړو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زه بخښنه غواړمه جی خو ایجوکیشن ډیپارټمنټ جی، مونږ سره اوس ملاقات اوکړو، په هغے کښے جی مونږ ټول ډسکشن اوکړو۔ هغے کښے کوم زما چه امنډمنټس وو، هغوی سره مونږ پرے ډسکشن اوکړو، په Consensus مو Withdraw کړو جی۔ بعضے کښے زمونږ هم هغه Language کښے فرق وو جی، هغوی وئیل چه یره تاسو Language ئے بدل کړئ نو هغه Language ورته مونږ امنډمنټ پکښے اوکړو، بدل مو کړو سر، او تاسو ته به مونږ ریکویسټ اوکړو جی چه که اوس اوشی نو۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا دوئ چه څه وائی، دا بالکل هم په Understanding باندے خبره ده نو بالکل هم هغه رنګ د اوشی چه دا څنګه دوئ وائی۔ هم ډیپارټمنټ هم ثاقب صاحب دوئ ناست دی او په رضامندئ باندے دوئ یو فیصلے ته رسیدلی دی نو هم په هغه شکل کښے چه اوشی نو ښه به وی جی۔

Mr. Speaker: Okay, ji. As the amendments withdrawn, therefore, original Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4:

ثاقب الله خان! دا د یکښے هم Withdraw کوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی سر۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, original sub clause (2) of Clause 4 stands part of the Bill. Sub clause (1), (3) to (6) of Clause 4 also stands part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the

Bill: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Clause 5 stands part of the Bill.

دا هم، او ثاقب الله خان! Six هم؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه سر، نه سر۔

Mr. Speaker: Amendment in Clause 6 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in para (b) of sub clause (2) of Clause 6 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ I move that in Clause 6 in sub clause (2) para (b) may be deleted.

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے، Agreed؟

Minister for Information: Yes.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment: Saqibullah Khan, to please move his amendment in para (f), sub clause (2) of Clause 6 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I beg to move that in Clause 6, in sub clause (2) para (f), in line 2 the word “gradual” may be deleted.

Mr. Speaker: Ji, treasury benches, government ji?

Minister Information: Okay Sir, accepted Sir.

Mr. Speaker: Accepted. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clause (1) and paras (a), (c), (d), (e) and (g) of sub clause (2) of Clause 6 also stand parts of the Bill.

ساٹ کی کیاپوزیشن ہے،ثاقب اللہ خان؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> ساٹ جی مونږ Withdraw کوؤ جی۔ د هغے په ځائے کلاز 8 کښے مونږ به نوے دغه واخلو او ټولو اپوائنټمنټس ته به هغه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یو منټ جی۔ ثاقب اللّٰه خان۔ Amendment in Clause 7 is withdrawn, therefore original sub clause (1) of Clause 7 stands part of the Bill. Sub clauses (2) to (5) of Clause 7 also stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in Clause 8 of the Bill.

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Sir, I beg to move that in Clause 8, the existing provision my be renumbered as sub clause (1) and thereafter the following new sub clause (2) may be added, namely:

"(2) All such appointments shall be made by a committee of six members nominated by the Chairman".

سر، دیکښے یو بل امنډمنټ دے، Provision دے جی، 8th کښے نو که تاسو وایئ اوس اوو ایو که نه د دے نه پس ئے اوو ایو سر؟

<u>جناب سپیکر:</u> هغه هم اووایئ چه دواړه به په یو دغه کښے، دا کلاز 8 کښے دے کنه، کلاز 8؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> او سر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Amendment in Clause, sub clause (2)?

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، کلاز 2 هم دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Sir, I beg to move that in Clause 8, after the proposed sub clause (2) a proviso "provided that the principles of merit shall be followed in making such appointments" may be inserted.

<u>Mr. Speaker:</u> The amendment moved may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clauses 9 to 12 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 9 to 12 of the Bill, therefore, the question before the House

is that Clause 9 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 9 to 12 stand part of the Bill. Amendment in Clause 13 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 13.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I beg to move that in Clause 13, sub clause (2) may be deleted.

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister Sahib, Agreed or not?

Mian Iftikhar Hussain (Minister for Information): It's okay ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clause (1) of Clause 13 also stands part of the Bill. Amendment in Clauses 14 to 24 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 14 to 24 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 14 to 24 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 14 to 24 stand parts of the Bill. Amendment in the Long Title of the Bill: Now Saqibullah Khan, to please move.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دیکبنے جی پہLong Title کبنے دوہ مونږ امنډمنټس ورکړی دی، یو دا اوریجنل چه په ایجنډے راغلے دےاو یو سر چه ما اوس ریکویسټ اوکړو، دا نن فریش نوټس چه مے ورکړے دے جی۔ دا اوس دا چه دے په ایجنډے راغلے دے سر، دا زه Withdraw کومه جی او دا فریش نوټس چه مے ورکړے دے سر، د دے ماته اجازت راکړئ چه دا موؤ کړمه جی۔

جناب سپیکر: دا خو موؤ کړئ کنه جی، Please move۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا First one خو سر زه Withdraw کومه جی، دا ایجنډے والا چه راغلے دے سر۔

جناب سپیکر: دا First one کوم یو Withdraw شو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر۔

جناب سپیکر: دا ما سره چه دے کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او سر۔

جناب سپیکر: او دریړئ یو منټ۔ The amendment withdrawn, original Long Title stands part of the Bill, only withdrawn پہ دیکبنے بہ دا Titleرا شی۔ The amendment withdrawn, move the next amendment.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I beg to move that the words "Khyber Pakhtunkhwa Regional Languages" appear in the Bill may be substituted with "Khyber Pakhtunkhwa Promotion of Regional Languages".

Mr. Speaker: Ji honourable Minister please, supports?

Minister for Information: Accepted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Long Title in Clause 1, 2, 3 as amended may stand part of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زه جی د ایجوکیشن ډیپارټمنټ هم ډیره شکریه ادا کوم چه مونږ ته ئے ټائم راکړو او دا مو بنه ډسکس هم کړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا جی د Passageنه پس، دPassage stageنه پس۔

اختیاراتی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا علاقائی زبانیں مجریہ 2011ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, on behalf of Minister for Elementary and Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Regional Languages Authority Bill, 2011 may be passed.

Minister for Information: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Promotion of Regional Languages Authority Bill, 2011 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Regional Languages Authority Bill, 2011 may be passed with amendments moved by honourable Saqibullah Khan Sahib? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with the amendments moved by Saqibullah Khan.

(Applause)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زه د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ډیره شکریه ادا کوم، د هائر ایجوکیشن ډیپارټمنټ خو مونږ ډیر سخت Frustrate کړی هم یو او خفه کړی هم یو او ایجوکیشن ډیپارټمنټ ایلیمنټری والا مونږ سره کښیناستل سر، Point to point, clause to clause ډسکشن ئے اوکړو جی او سر، مونږ بیا هم دا وینا کول غواړو چه مونږ اوسه پورے دا یو په دے حکومت، خپل حکومت کښے همیشه کوشش دا کړے دے چه د دے طرف نه غلط لیجسلیشن او نه شی نو د هغے د پاره سر، ډیپارټمنټ چه کوم مونږ سره نن ملګرتیا کړے ده، د هغے ډیره شکریه ادا کوؤ او ستاسو سر، ډیره مهربانی چه مونږ ته د دے دغه موقع راکړو۔

Mr. Speaker: Ji welcome, Mian Sahib.

وزیر اطلاعات: جی ثاقب صاحب چه کومه خواری کوی، زه د هغے Appreciation هم کوم او د هاؤس هم شکریه ادا کوم چه په دیکښے کښے کوآپریشن کوی او ستا سو خصوصی شکریه ادا کوؤ چه دومره رهنمائی مو کوئ۔ دوئ چه د هائر ایجوکیشن خبره اوکړه، داسے هیڅ خبره نشته، مونږ دوئ په هغے کښے هم نه مایوسه کوؤ۔ څه خبرے داسے دی په هغے کښے د ناستے موقع لږه کمه ملاؤ شوه، په دیکښے په وخت باندے موقع ملاؤ شوه، مونږ یو خلق یو د دے صوبے د ښیګړے د پاره لګیا یو، لهذا په هغے کښے ئے هم دا ګنجائش پریښے دے، په هائر ایجوکیشن په اړخ باندے چه که چرته موقع راغله نو یو ځائے به کښینو او که بیا په هغے کښے څه Changesراوستول غوښتل نو مونږ به ئے راوالو خو

ثاقب صاحب د همت بیلی نه او زما نور ملگری هم، که داسے ښنه ښنه تجاویز ورسره وی نو را د وړی دے خو که کوم منظوریږی نو منظوریږی به، که کوم نه منظوریږی نو مطلب په هغے د خفه کیږی نه۔ داسے نه چه ټولے د دوئ ټهیک دی او داسے نه چه ټولے زمونږ ټهیک دی، څه د دوئ ټهیک دی او څه زمونږ ټهیک دی، په شریکه به ئے داسے چلوؤ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: Mian Sahib! thank you very much، اچھی بات اچھی ہوتی ہے۔اسی طرح آگے کچھ اور بھی لیجسلیشن آرہی ہے، اس پر بھی، اگر آپ اسی طرح بیٹھ جائیں، Consensus build up کریں تو ایک اچھی Environment بنے گی۔

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور سے متعلق رپورٹ کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Saqibullah Khan, Member Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House under the sub rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure 1988. Saqibullah Khan, please.

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Thank you Janab Speaker Sahib. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs and Human Rights Department, on Question No. 601 moved by myself may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member Standing Committee No. 17, on law and Parliamentary Affairs, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور سے متعلق رپورٹ کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Saqibullah Khan Chamkani Sahib, to please present the report of Standing Committee No.17, on Law and Parliamentary Affairs in the House.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکرصاحب، ډیره مهربانی۔ سر، د دے نه مخکښے زه دا وینا کول غواړمه جی چه چونکه دے هاؤس دا کوئسچن ریفر کړے وو سټینډنگ کمیټی ته نو په دیکښے چه څومره Irregular بهرتیانے شوے وے او د غریبو خلقو په دیکښے رزق لګیدلے شوے وو جی، هغه ټول Regularized شو او هغه کسان ایډجسټ شو جی، نو زما په خیال کښے چه دے هاؤس، زمونږ د دے صوبے حکومت ته دا یو ډیر لوئے کریډټ ځی چه Irregular او غلط Illegal چه کومے طریقے سره بهرتیانے شوے وے، هغه د دے کوئسچن د وجے نه او د دے هاؤس د وجے نه جی هغه ټول Regularized شوے جی۔

Mr. Speaker: Thank you.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I beg to present the report of the Standing Committee No.17, on Law and Parliamentary Affairs and Human Rights Department in the House, under rule 186 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Thank you, ji.

Mr. Speaker: its stands presented. Sorry for a bit late.

The sitting is adjourned till 04:00 pm of Thursday نماز قضاء ہو رہی ہے۔ afternoon, dated 05-01-2012. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 5 جنوری 2012ء بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)